فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۷۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم پیر

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۱۴ رجادی الثانی ۱۳۹۸ھ ۔ ۲۲ ہجرت ۱۳۵۷ہش ۔ ۲۲ مئی ۱۹۷۸ء | نمبر ۱۱۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تازہ اطلاع

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

ربوہ ۲۲ مئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق بذریعہ کیبل گرام جو تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

"فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) ۲۰ مئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ۔ حضور کی طرف سے پاکستان کے جملہ احمدی احباب کو السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

۱۹ مئی کو حضور نے یہاں پر نماز جمعہ پڑھائی جس کے بعد حضور نے مغربی جرمنی کے مختلف حصوں سے آنیوالی احمدی جماعتوں کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ (مرزا انس احمد)

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس سفر کے ہر مرحلہ میں حضور کا حافظ و ناصر ہو، روح القدس کے ساتھ حضور کی تائید و نصرت فرماتا رہے اور حضور بخیریت واپس تشریف لائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے تبلیغی سفرِ یورپ کا مبارک آغاز

دردمندانہ دعاؤں کے درمیان ربوہ سے روانگی۔ لاہور اور کراچی میں مختصر قیام اور مصروفیات

لندن تشریف لے جاتے ہوئے فرانکفورٹ میں ورود مسعود فضائی مستقر پر اور مشن ہاؤس میں والہانہ استقبال

(مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔اے)

احبابِ جماعتِ احمدیہ کو اخبار الفضل کے ذریعہ یہ علم ہو چکا ہو گا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جون کے شروع میں لندن میں احمدیہ مسلم مشن کے زیرِ اہتمام صلیب سے مسیح کی نجات کے متعلق بین الاقوامی کانفرنس میں شمولیت کے علاوہ یورپ میں تبلیغِ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے لئے یورپ کا سفر اختیار فرمایا ہے۔ اس سفر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری، محترم چوہدری ظہور احمد صاحب سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ، برادرم سلیم جونیئر صاحب اور خاکسار خادم راقم الحروف کو حضور کے ہمرکاب ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

مختصر خطاب اور دعاؤں کی تحریک

پروگرام کے مطابق ربوہ سے ۸ مئی بروز پیر پچھلے پہر روانگی تھی۔ حضور نے مسجد مبارک میں نماز عصر پڑھائی اور پھر حاضرین سے مختصر خطاب کرتے ہوئے فرمایا جون کے شروع میں لندن میں جو کانفرنس ہو رہی ہے اس کا آجکل بڑا چرچا ہے۔ چرچ کی طرف سے بھی اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ہمارے لندن مشن کو دھمکی آمیز خطوط بھی آ رہے ہیں۔ خود مجھے بھی اسی قسم کا ایک بڑا دلچسپ نوٹ ملا ہے۔ میں اس موقع پر احباب کو اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد یاد دلاتا ہوں "فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِیْ" دھمکیاں دینے والوں کو یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ ہماری فطرت میں خائفی کا خمیر نہیں۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنا ہمارا شعار ہے۔ پس دوست دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے غلبہ کے سامان پیدا کرے، ہر آن ہمارا حافظ و ناصر ہو اور اس سفر میں رُوح القدس سے ہماری مدد کرے۔

آپ نے فرمایا جہاں تک اس SHROUD یعنی کفنِ مسیح کا تعلق ہے جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اٹلی کے شہر ٹیورن (TURIN) کے ایک گرجا میں صدیوں سے محفوظ ہے ہمارے نزدیک اس کی اتنی اہمیت نہیں جتنی اور بیسیوں شہادتوں کی ہے جن میں سے اکثر حضرت مسیح علیہ السلام کے اپنے حواریوں کی شہادتیں ہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت مسیح زندہ رہے ان شہادتوں کی موجودگی میں اگر عیسائی دُنیا میں سے ایک حصّہ کو یہ خیال ہے کہ ساری دُنیا کی توجہ اس کفن کی طرف پھیر کر بعد میں اعلان کر دیں کہ یہ تو بناوٹی چیز تھی اور کہہ دیں کہ لیجئے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح صلیب پر مر کر پھر تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلے گئے تھے تو انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ اس چکر میں دُنیا اب نہیں آئے گی۔

آپ نے فرمایا حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب سے زندہ بچ نکلنے کی بعض شہادتیں صدیوں تک چھپی رہیں۔ یہ چھپی رہیں غاروں میں بھی اور چھپی رہیں TURIN کے گرجا میں بھی اور چھپی رہیں ہرات (افغانستان) کے مسلم عیسائیوں میں بھی۔ انسانی عقل نے ان کے انکشاف کی طرف توجہ نہ دی۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ جب تک اُمّتِ محمدیہ میں وہ شخص پیدا نہ ہو جاتا جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "کاسرِ صلیب" کا لقب عطا فرمایا ہے۔ اُس وقت تک ان چیزوں نے چھپے رہنا تھا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ساتھ یہ چیزیں ظاہر ہو گئیں اور ظاہر ہو رہی ہیں اس لئے اب اس غلط عقیدہ کا پردہ چاک ہو کر رہے گا۔ وباللہ التوفیق۔ اس سلسلہ میں حضور نے احبابِ جماعت کو خاص طور پر دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ لندن کانفرنس کو اپنے نتائج اور اثرات کے لحاظ سے بھی اور اسلام کی برکات کے انتشار اور معجزات کے دکھانے کے لحاظ سے بھی بہت ہی بابرکت بنائے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔

ربوہ سے روانگی

اجتماعی دعا کے بعد حضور قصرِ خلافت میں تشریف لے گئے۔ سامان موٹروں میں رکھوائے جانے کے بعد حضور احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لائے جہاں خدام اور انصار اور کارکنان سلسلہ حضور کو الوداع کہنے کے لئے خاصی تعداد میں موجود تھے۔ راولپنڈی اور سرگودھا سے بھی بعض احباب حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کرنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ روانگی سے قبل حضور نے اپنا ایک خواب بیان فرمایا جو حضور نے دو سال پہلے دیکھا تھا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو کمیونزم اور دہریت کے نفوذ سے محفوظ رکھے۔ اسکے بعد حضور نے سب حاضرین کو ہاتھ ہلا کر سلام کیا اور پھر اپنے قافلہ سمیت احباب کی دلی دعاؤں۔ الوداع واللہ خیر حافظا۔ فی امان اللہ کی آوازوں میں چھ بجے رخصت ہوئے۔ پہلے حضور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا سے ملاقات کے لئے کرنل (ریٹائرڈ) صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی کوٹھی واقع دار الصدر میں تشریف لے گئے اور پھر کچھ دیر بہشتی مقبرہ میں دعا کرنے کیلئے ٹھہرے رہے۔ بالآخر ساڑھے چھ بجے ربوہ کو خدا حافظ کہتے ہوئے روانہ ہوئے۔ اراکین قافلہ کے علاوہ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر امور عامہ، مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ، مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم رشید احمد صاحب اکبر منیجر پی آئی اے ربوہ حضور کی مشایعت میں کراچی تک اور مکرم سید میر محمود احمد صاحب ناصر، مکرم عبداللطیف خان صاحب اور مکرم صلاح الدین الاولی صاحب اور مکرم سید سلیم احمد صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لاہور تک کے لئے شریک سفر تھے۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل ادارہ جدید غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور میں قیام

رات ساڑھے نو بجے حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی سواری مکرم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کی کوٹھی واقع لاہور چھاؤنی پہنچی تو مکرم چوہدری صاحب اور دیگر احباب نے آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور نے انہیں شرفِ مصافحہ بخشا۔ ربوہ سے لاہور تک کے اس سفر میں حضور کی پیشوائی پر مامور ربوہ، شیخوپورہ اور لاہور کے بعض خدام نے بڑی مستعدی دکھائی۔

اگلے روز یعنی ۹ مئی کو PIA کی گیارہ بجے کی پرواز سے کراچی روانگی تھی۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ کی ملاقات اور الوداع کہنے کے لئے احباب صبح سے ہی کوٹھی پر جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے کوٹھی کے لان اور پورچ میں تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ وقت چونکہ تھوڑا تھا۔ گرمی شدید تھی۔ سبھی حاضرین سے ملاقات اور مصافحہ ممکن نہ تھے اس لئے امیر جماعت احمدیہ لاہور کے مشورہ پر حضور نے ۶۰ سال یا اس سے زائد عمر کے دوستوں کو ملاقات کا شرف بخشا اور پھر باہر پورچ میں کھڑے ہو کر احباب سے مختصر خطاب فرمایا جس میں اس سفر کی غرض وغایت بیان کرنے کے بعد دعاؤں کی طرف توجہ دلائی کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ لندن کانفرنس کو غیر معمولی کامیابیوں سے نوازے۔ یورپ میں تبلیغ اسلام کی نئی راہیں کھلیں۔ دنیوی لحاظ سے ترقی یافتہ قومیں روحانیت سے بھی حصہ پائیں۔ حضور کی یہ مختصر تقریر بھی اور پُرسوز دعا پر ختم ہوئی۔

لاہور سے روانگی

اجتماعی دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور کے ہوائی مستقر پر تشریف لے گئے۔ یہاں بھی حضور کی دید/ملاقات کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں احباب جمع تھے۔ اُن کا جذبہ شوق اور اپنے پیارے امام سے محبت و عقیدت کا اظہار قابلِ دید تھا۔ وہ حضور کے ہوائی جہاز میں سوار ہونے تک شدید گرمی اور چلچلاتی دھوپ میں شاید ایک گھنٹے سے بھی زیادہ وقت تک کھڑے حضور کے دورے کی کامیابی کے لئے دعائیں کرتے رہے۔ حضور نے جہاز پر سوار ہوتے وقت دروازے میں کھڑے ہو کر ہاتھ ہلا کر انہیں سلامتی کی دعا دی۔ یہاں سے مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعت لاہور کو حضور کی مشایعت میں کراچی تک شریکِ سفر رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

کراچی میں تشریف آوری

ساڑھے گیارہ بجے ہوائی جہاز لاہور سے روانہ ہو کر ایک بجے بعد دوپہر کراچی پہنچا۔ ہوائی اڈے پر مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت کراچی کی قیادت میں ایک ہزار سے زائد احباب نے دو رویہ قطاروں میں بڑے ادب اور احترام اور نہایت وقار کے ساتھ کھڑے ہو کر حضور کا استقبال کیا۔ حضور نے باری باری ان سے مصافحے کئے۔ اس موقع پر مکرم چوہدری رشید احمد صاحب امیر ضلع ملتان، مکرم محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ مع چند دیگر عہدیداران جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ، چوہدری نعمت اللہ صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع حیدرآباد سندھ بھی حضور کا خیر مقدم کرنے کے لئے حاضر تھے۔ لجنہ اماء اللہ کراچی کی بعض نمائندہ خواتین نے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔ حضور ہوائی اڈے سے سیدھے ہاؤسنگ سوسائٹی میں محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے۔ کوٹھی کے باہر شامیانے لگا کر بیٹھنے اور نمازیں پڑھنے کا انتظام تھا۔ حضور شام ساڑھے چھ بجے باہر تشریف لائے تو احباب جو خاصی تعداد میں جمع تھے پروانہ وار حضور کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے۔ حضور نے انہیں شرفِ مصافحہ بخشا اور پھر سات سے ساڑھے آٹھ بجے رات تک احباب میں رونق افروز ہو کر انہیں دلچسپ علمی حقائق اور روحانی نکات سے مستفید فرمایا۔ حضور کی اس مجلسِ علم و عرفان کا رنگ ہی نرالا تھا۔ سامعین پر جذب و کیف کا عالم طاری تھا۔ بعض خدام کی طرف سے سوالوں پر حضور نے نہایت برجستہ اور دلچسپ انداز میں جواب دیئے۔ مجلس کی توجہ اور انہماک کو دیکھ کر یوں لگتا تھا کہ حضور کا ایک ایک لفظ سامعین کے دل کی گہرائیوں میں اُتر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عظیم الشان مشن کا تذکرہ ہو اور بیان کرنے والا آپ کا جانشین، خلیفہ راشد اور موعود نافلہ ہو تو یہ اثر کیوں نہ پیدا ہوتا۔ حضور کی اس مجلسِ علم و عرفان کے چیدہ چیدہ حصوں کا خلاصہ اپنے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔

کفنِ مسیح اور لندن کانفرنس

حضور نے فرمایا یہ Shroud (شراوڈ) جسے کفنِ مسیح بھی کہا جاتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اس کی نمائش دو بار ہوئی۔ ایک دفعہ ۱۸۶۷ء میں اور دوسری دفعہ ۱۸۹۷ء میں۔ آپ کاسرِ صلیب تھے۔ آپ نے عیسائیت کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی تنقید کی ہے اور ان کا بطلان ثابت کیا ہے لیکن اس کپڑے کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں لکھا۔ میرے نزدیک آپ کا اس کو نظر انداز کرنا خالی از حکمت نہیں۔ یہ سوچنے والی بات ہے کہ آپ نے اس کو کیوں اہمیت نہیں دی۔ اس کا جواب انشاء اللہ لندن کانفرنس مہیا کرے گی۔ آپ نے فرمایا یہ کپڑا حضرت مسیحؑ کے واقعہ صلیب سے بچنے کی ایک دلیل تو ضرور ہے لیکن یہ عیسائیت کے اس عقیدہ کی بنیاد ہرگز نہیں بن سکتا جو کفارہ کی صورت میں ان میں رائج اور متداول ہے۔ کیونکہ خود عیسائی نقطۂ نگاہ سے حواریوں کی بڑی واضح شہادتیں موجود ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو واقعہ صلیب تو پیش آیا لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کو اس آزمائش سے بچا لیا۔ وہ زندہ رہے اور اپنے مشن کو پورا کرنے میں کوشاں رہے۔

مجوّزہ کانفرنس اور عیسائیت

حضور نے بتایا کہ ہماری لندن کانفرنس سے عیسائیوں میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ مئی میں انہوں نے کفنِ مسیح پر کانفرنس کرنی تھی اور وہ اس کا پچھلے سال سے اعلان کر رہے تھے اور پروگرام کے مطابق امریکہ کے چوٹی کے ماہر سائنسدانوں نے اس کپڑے کے مختلف ٹسٹ بھی کرنے تھے لیکن اب پتہ لگا ہے کہ انہوں نے اپنی کانفرنس کو اگست پر ملتوی کر دیا ہے (بعد کی اطلاع ہے کہ سرے سے کوئی پروگرام ہی نہیں رہا) عیسائیت کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو زبردست روحانی جنگ لڑی ہے اس کا ذکر کرنے کے بعد حضور نے فرمایا اب عیسائی پادری یہ کہنے لگے ہیں کہ اگر حضرت مسیحؑ صلیب پر نہیں مرے تب بھی ان کے عقائد پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا کیونکہ اُن کے نزدیک اب اصل نجات صلیبی موت پر نہیں بلکہ مسیح کے خون دینے پر ہے۔ میں اب اس سفر میں اُن کو بڑی نرمی کے ساتھ یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ نجات کا تعلق نہ صلیب پر مرنے سے ہے اور نہ صلیبی دُکھ اور اذیت اٹھانے پر ہے بلکہ اس کا انحصار اعمالِ صالحہ پر ہے۔ نجات کا ذریعہ صرف ایک ہی ہے کہ توحیدِ حقیقی اور رسالتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر انسان اعمالِ صالحہ بجا لائے۔

صلیبی موت کا عقیدہ واقعات کے خلاف ہے

حضور نے فرمایا حضرت مسیحؑ کا یہ دعویٰ ہے اور یہ اناجیل میں درج ہے کہ وہ بنی اسرائیل کی گمشدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے آئے تھے۔ گویا بنی اسرائیل کے مختلف قبائل کو شریعت موسویہ پر قائم کرنا ہی ان کی بعثت کی اصل غرض تھی۔ تاریخ بتاتی ہے کہ نبوت کے تیسرے سال اُن کو صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ عیسائی نقطہ نظر کے مطابق سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر اُن کا مشن کیسے پورا ہوا۔ ظاہر ہے کہ اُن کا مشن صرف اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ وہ صلیب سے بچا لئے جاتے اور زندگی بھر بنی اسرائیل کے منتشر قبائل کو دینِ موسوی پر اکٹھا کرنے میں کوشاں رہتے۔ اس ضمن میں حضور نے تاریخی پس منظر میں مثالیں دے کر تفصیل سے بتایا کہ بنی اسرائیل کے مختلف قبیلے کشمیر تک پھیلے ہوئے تھے اور یہیں حضرت مسیحؑ نے وفات پائی۔ اُن کا مدفن اب تک موجود ہے اور یوز آسف کے نام سے ان کا ذکر خیر اب تک باقی ہے۔

الٰہی بشارتیں قربانی اور ایثار کے ساتھ مشروط ہوتی ہیں۔

حضور نے فرمایا کسی فرد یا قوم کو جو روحانی نظارے دکھائے جاتے ہیں وہ بالعموم تعبیر طلب ہوتے ہیں اور اسی طرح انفرادی یا اجتماعی ترقی کی جو بشارتیں دی جاتی ہیں وہ بھی قربانی اور ایثار کے ساتھ مشروط ہوتی ہیں۔ بشارت ملنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوتا کہ انسان سو جائے اور کوشش نہ کرے۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو بشارتیں ملی تھیں۔ انہوں نے خدا کی راہ میں جانیں قربان کر دیں۔ تب جا کر ان کے حق میں وہ بشارتیں پوری ہوئی تھیں۔ پس الٰہی بشارتوں کے پورا ہونے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینی پڑتی ہے دُکھ سہنے پڑتے ہیں۔ ایثار دکھانا اور اپنی طرف سے پورا زور لگانا پڑتا ہے۔ جماعت احمدیہ ایک الٰہی سلسلہ ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اسلام کے عالمگیر غلبہ کی زبردست بشارت دی گئی ہے لیکن اس کے پورا ہونے میں ہماری اپنی کوششوں کا بھی بہت دخل ہے اس لئے میں ہر احمدی سے کہتا ہوں۔ چھوٹے کو بھی کہتا ہوں اور بڑے کو بھی، مردوں کو بھی کہتا ہوں اور عورتوں کو بھی کہ وہ غلبۂ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ خدا کرے یہ بشارت ہماری زندگی میں پوری ہو۔ دنیا میں توحیدِ حقیقی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قیام کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

کراچی سے روانگی

۱۰ مئی (منگل اور بدھ کی درمیانی رات)

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آل سری لنکا احمدیہ مسلم کانفرنس

• ملک کے اطراف واکناف سے احباب کا روحانی اجتماع • خصوصی پیغامات •

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج احمدیہ مسلم مشن، سری لنکا

یہ خدا تعالیٰ کا فضل و کرم اور اس کا بے انتہا احسان ہے کہ نہایت نامساعد حالات میں مورخہ ۱۶ اپریل ۱۹۷۸ء بروز اتوار آل سری لنکا احمدیہ مسلم کانفرنس ملک کے صدر مقام کولمبو (Colombo) میں نہایت کامیابی سے اور بہت شاندار رنگ میں انعقاد پذیر ہوئی۔

احباب کا اجتماع:

ایک روز قبل یعنی ۱۵ اپریل بروز ہفتہ ہی ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب مشن ہاؤس میں تشریف لانے لگے اور خوب چہل پہل ہوتی رہی۔ مشن ہاؤس کو ٹیوب لائٹوں اور رنگ برنگی جھنڈیوں سے خوب آراستہ اور جاذب رنگ میں مزین کیا گیا تھا۔

مشن ہاؤس کے درمیانی ہال میں کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ نچلے اور اوپر کے ہالوں میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا۔

تہجد اور درس و تدریس:

مورخہ ۱۶ اپریل بروز اتوار باجماعت نماز تہجد کے ساتھ کانفرنس کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ احباب جماعت اس وقت دونوں ہالوں میں بھر چکے تھے۔ نماز تہجد میں اسلام اور احمدیت کے عالمگیر غلبہ کے لئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درازیٔ عمر اور آپ کے تمام روحانی منصوبوں کی کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین!

بعد نماز فجر خاکسار نے قرآن مجید اور حدیث شریف کا درس دیا اس کے بعد اجتماعی طور پر سب احباب نے ناشتہ کیا۔

علمی مقابلے:

صبح دس بجے سے ایک بجے دوپہر تک مجالس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا ایک مقابلہ برائے قرآن، نظم اور تقریر منعقد ہوا۔ سب سے پہلے خاکسار نے آیت قرآنی - "وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ" (البقرہ) کی روشنی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر نیکیوں میں مقابلہ کی روح پیدا کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔

اس مقابلہ میں ہمارے نوجوانوں اور بچوں نے کافی تعداد میں نہایت جوش و خروش سے حصہ لیا۔ ججوں کے فرائض مکرم محمد اسمٰعیل صاحب، مکرم ایم ٹی احمد صاحب، مکرم نیاز احمد صاحب اور خاکسار نے ادا کئے۔ تینوں مقابلوں میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے خدام اور اطفال کو شام کے وقت منعقدہ جلسہ عام میں انعامات تقسیم کئے گئے اور نہایت خوبصورت طبع شدہ سندات دی گئیں۔

ظہر و عصر کی نمازوں سے فارغ ہو کر اجتماعی طور پر سب احباب نے دوپہر کا کھانا تناول کیا اس کے بعد تمام احباب کرام کا ایک گروپ فوٹو لیا گیا۔

جلسہ:

شام کے ۴ بجے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ اجتماعی دعا کے ساتھ شروع ہوا۔ مکرم محمد اسماعیل صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور جماعت کے ایک اچھے شاعر مکرم نیاز احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد جماعت کے ایک معمّر عالم (جو پچھلے ۲۰ سال سے جماعت کے رسالہ "دوتن" کے ایڈیٹر ہیں) جناب عبدالحمید صاحب نے اس کانفرنس کا افتتاح فرمایا۔

افتتاحی تقریر:

آپ نے اپنی تقریر میں تقویٰ کے مختلف شعبوں کو قرآنی آیات کی روشنی میں بیان کرنے کے بعد متقیوں کی علامات بتائیں اور اس زمانہ میں تقویٰ اختیار کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے اپنی تقریر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا میں اعتقادی اور عملی رنگ میں پیدا ہونے والے روحانی انقلاب کا ذکر فرمایا

پیغامات:

اس کے بعد خاکسار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا جو حضور نے خاکسار کے توسط سے جلسہ سالانہ سری لنکا کے لئے بھجوایا:-

"برادران جماعت ہائے سری لنکا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنی سالانہ کانفرنس ۲۲، ۲۳ اپریل کو منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر پہلو سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

آپ کو یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ ہمارے اجتماعات عام سیاسی یا سماجی جلسوں کی طرح نہیں ہوتے بلکہ ہمارے پیش نظر یہ مقصد ہوتا ہے کہ جماعت میں باہمی تعارف و اخوت بڑھے اور ہم سب مل کر اعلائے کلمۂ اسلام کے لئے دعائیں کریں۔ مشورے کریں اور اس امر کا جائزہ لیں کہ اپنے مقاصد میں ہم کس حد تک کامیاب ہوتے ہیں۔ یہ اجتماعات اپنی نوعیت کے اعتبار سے اہم تربیتی پہلو بھی رکھتے ہیں اس لئے کوشش کریں کہ باہمی تعاون، محبت و اخلاص اور انابت الی اللہ کے ذریعہ ایسا روحانی ماحول پیدا کریں جو سب کے لئے باعث برکت ہو۔

اس موقعہ پر میں آپ کی توجہ دو امور کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اوّل یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ زمانہ غلبۂ اسلام کا مبارک دور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر فیصلہ فرما دیا ہے۔ کہ اسلام کی آخری جنگ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ ہی جیتی جائے گی۔ تمام شیطانی قوتیں پسپا ہوں گی۔ تمام جھنڈے سرنگوں ہوں گے اور بالآخر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر ملک اور ہر خطہ ارض پر بلند ہوگا۔

اسلام کی یہ آخری فتح ہم سے انتہائی جدوجہد اور قربانی کا مطالبہ کر رہی ہے اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کے لئے ایثار و قربانی، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی میں دنیا کے لئے نمونہ بنیں اور اپنے حسن عمل سے دنیا کو اسلام کی طرف کھینچنے کا موجب ہوں۔ اس وقت دنیا میں چاروں طرف بے چینی پائی جاتی ہے۔ قومیں قوموں پر چڑھائی کر رہی ہیں۔ رنگ و نسل کے امتیازات بدستور قائم ہیں۔ انسانی حقوق کے بلند و بالا دعاوی کے باوجود مظلوم اور پسماندہ اقوام ظلم و تعدّی کا شکار ہو رہی ہیں۔ یہ سب اس لئے ہے کہ دنیا اپنے رب سے بیگانہ اور اس کی عظمتوں سے ناآشنا ہے۔ یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم انہیں یہ دکھائیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت پر عمل کرکے ہی دنیا امن و سکون کا سانس لے سکتی ہے اور ایک حسین معاشرہ معرض وجود میں لایا جا سکتا ہے۔

دوسری بات جس کی طرف میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ جو عظیم روحانی انقلاب آج سے ۱۴۰۰ سال قبل بپا ہوا تھا۔ اس کی حرکت اب اپنے آخری عروجی دور میں داخل ہو چکی ہے جس کا ذکر قرآن کریم نے لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ کے الفاظ میں کیا ہے۔ یہ وہ دور ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تمام دنیا کو امتِ واحدہ بنا کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع کرنا ہے۔

اس دور کے دو بنیادی مطالبے ہیں۔ ایک یہ کہ ہماری صفوں میں ہر لحاظ سے کامل اور پختہ اتحاد قائم رہے ایسا اتحاد جس میں کسی تشتت کا رخنہ نہ ہو۔

دوسرے یہ کہ غلبۂ اسلام کے لئے جو منصوبے اور تدابیر بھی اختیار کی جائیں ان میں بھی کامل اتحاد اور یکجہتی ہونی چاہیئے۔ ایسے منصوبوں کو جن کا تعلق یورپ اور ایشیا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کی متفرق آبادیوں سے ہو۔ یکجہتی
کے ساتھ بروئے کار لانے کا عظیم کام
اسی وقت سرانجام پا سکتا ہے جب
اس کی باگ ڈور ایک ہی قابلِ اعتماد
وجود کے ہاتھ میں ہو۔ وہ وجود قرآن
کریم کے مطابق خلافت ہے۔ خدا تعالیٰ
ہی خلیفہ بناتا ہے اور وہی اس کی
تائید اور حفاظت کرتا ہے۔ یہ اس کا
وعدہ ہے۔ اسلام کے دور اوّل میں جب
خلافت مٹ گئی تو مسلمان پھر ایک
ہاتھ پر جمع نہ ہو سکے اور ان میں انتشار
پھیلتا چلا گیا۔ اب اللہ تعالیٰ نے اپنی
حکمت کاملہ کے ماتحت دوبارہ اس کا
احیاء کیا ہے۔ اسلام کی آخری فتح کے لئے
یہ از بس ضروری ہے کہ ہم میں اتحاد فکر
اور اتحاد عمل ہو اور ہم اس رسّی کو
مضبوطی سے تھامے رکھیں جس کے
ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں متحد کیا ہے۔

یہ بات بھی واضح ہے کہ ہم اپنی
کوشش سے دنیا کے دل محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے لئے نہیں جیت سکتے
جب تک آسمان کے فرشتے ہماری
مدد نہ کریں۔ ان کی مدد حاصل کرنے
کے لئے ضروری ہے کہ نہ صرف ہم بلکہ
ہماری آئندہ آنے والی ہر نسل بھی اپنی
ذمہ داری کو سمجھے اور پھر اس کے مطابق
قربانیاں پیش کرے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں
سمجھنے اور انہیں کما حقہٗ ادا کرنے کی
توفیق عطا فرمائے۔ آمین! والسلام

(دستخط) مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث
"۱۵-۴-۶۸"

بعد ازاں خاکسار نے محترم صاحبزادہ مرزا
مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید
انجمن احمدیہ کی طرف سے آمدہ پیغام جو انگریزی
میں تھا سنایا۔ اور اس کے بعد اس کا ترجمہ
تامل میں سنایا۔ اس پیغام میں آپ فرماتے ہیں:

"پیارے بھائیو!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔
مجھے یہ جان کر بے حد خوشی ہوئی
ہے کہ آپ لوگ اپنے ملک میں تبلیغی
سرگرمیاں تیز کر رہے ہیں اور اس غرض
کے لئے ایک جلسہ کا اہتمام فرما رہے
ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی
کوششوں میں کامیابی اور برکت عطا
فرمائے خاص کر تعلیم یافتہ افراد میں
تبلیغ حق پہنچانے اور ساتھ ہی
احباب جماعت کو اسلامی تعلیمات پر
عمل پیرا ہو کر نیک اور بلند نمونہ پیش
کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آپ کی جماعت تاریخ احمدیت
میں ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔ آپ
کے ملک میں جماعت احمدیہ کا قیام
۱۹۱۵ء میں ہوا تھا۔ اس وقت سے
گاہے گاہے سیدنا حضرت مسیح موعود
علیہ السلام کے چند صحابہ کرامؓ کو آپ
کے ملک میں آکر خدمت اسلام بجا
لانے کی توفیق بھی عطا ہوتی رہی۔ مرکز
احمدیت کے ساتھ آپ کی جماعت کو
ایک دیرینہ ربط و تعلق ہے۔

اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ کی
جماعت متحد و منظم ہو کر فریضۂ خدمت
اسلام کی ادائیگی میں کمربستہ رہیں گے۔
براہ کرم آپ اپنی مقامی زبان میں
زیادہ سے زیادہ اسلامی لٹریچر تیار
کرنے کی سعی فرمائیں تاکہ آپ کے
ملک کے گھر گھر میں احمدیت کا پیغام
پہنچایا جا سکے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ
آپ حضرات کو اس کی توفیق عطا
فرمائے اور خدا تعالیٰ آپ سب کا
حافظ و ناصر ہو۔ آمین!

خاکسار
مرزا مبارک احمد وکیل التبشیر
تحریک جدید انجمن احمدیہ (ربوہ)

محترم صاحبزادہ صاحب کا یہ پیغام
سنانے کے بعد خاکسار نے اپنی ابتدائی
صدارتی تقریر میں اس سالانہ کانفرنس
کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے آئندہ
منظم رنگ میں تعلیم و تربیت اور تبلیغی
سرگرمیاں تیز کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔

تقاریر:

اس کے بعد تقاریر کا سلسلہ جاری
ہوا۔

سب سے پہلے مکرم محمد رفیع الدین
صاحب جنرل سیکرٹری سنٹرل کمیٹی نے "ہستی
باری تعالیٰ" کے عنوان پر مختلف عقلی و
نقلی دلائل سے ایک عالمانہ تقریر فرمائی
اور بتایا کہ اس زمانہ میں سیدنا حضرت
مسیح موعود علیہ السلام نے حیّ و قیوم
اور زندہ خدا کی طرف رہنمائی فرماتے ہوئے
اس کے ساتھ ہم سب کا رابطہ قائم فرمایا
ہے۔

دوسرے نمبر پر مکرم ایم۔ ڈی۔ احمد صاحب
نے "اسلام اور امنِ عالم" کے عنوان پر
تقریر کرتے ہوئے موجودہ دنیا میں امن
کی ضرورت اور اس کے لئے اسلام جو عالمگیر
اور دائمی تعلیمات پیش کرتا ہے ان پر روشنی
ڈالی۔ اس سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی امن
بخش عالمگیر سرگرمیوں کا ذکر کیا۔

اس کے بعد محترم جناب ایم۔ ایم
عبدالقادر صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ
نے وفات مسیح و نزول عیسیٰؑ کے زیر عنوان
مختلف آیاتِ قرآنی احادیث اور تاریخی
شواہد کی روشنی میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات
ثابت کرتے ہوئے نزولِ مسیح کی حقیقت
بیان کی۔

چوتھے نمبر پر محترم بشیر احمد صاحب
صدر جماعت احمدیہ نگومبو نے ختم نبوت
کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے آیتہ
خاتم النبیین کی تشریح فرمائی۔ اس کے
بعد مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے
سیر روحانی کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے
بعث بعد الموت پر روشنی ڈالی۔

آخر میں خاکسار نے صداقت حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر
مختلف قرآنی آیات و احادیث کی روشنی
میں سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ
مسیح موعود و مہدی معہودؑ کی صداقت
کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس
ضمن میں جماعت احمدیہ کے عالمگیر غلبہ
کی تفصیل بیان کی۔

جلسہ کے دوران بعض خدام نے نہایت
خوش الحانی سے اسلامی نظمیں سنا کر احباب
کو محظوظ کیا۔ جلسہ کے اختتام پر مکرم ناصر احمد
صاحب کی زیر قیادت بعض خدام نے کورس
کی شکل میں ایک نظم پیش کی جو نہایت دلچسپ
اور روح پرور تھی۔

آخر میں خاکسار نے ایک لمبی اور پرسوز
اجتماعی دعا کروائی۔ اس وقت تمام مجمع
میں ایک پرکیف حالت طاری تھی اور
چاروں طرف سے سسکیوں کی آوازیں آ رہی
تھیں اور سب کی آنکھیں پرنم تھیں۔ دعا ہے
کہ اللہ تعالیٰ ان دردبھری دعاؤں کو قبول
فرمائے۔ آمین!

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ
ایک عرصہ کے بعد جماعت میں پھر ایک دفعہ
ایک نمایاں بیداری شروع ہوئی ہے اور یہ
کانفرنس جماعت کی ترقی میں ایک سنگ میل
کی حیثیت رکھتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو دینی و
دنیاوی ترقیات سے نوازے اور ان کے اخلاص و محبت
اور باہمی اتحاد و اتفاق میں برکت دے اور زیادہ سے
زیادہ خدماتِ دینیہ بجا لانے کی توفیق دے۔ آمین!

ساہیوال میں ہفتہ قرآن مجید

جماعت احمدیہ ساہیوال نے ہفتہ تعلیم القرآن بڑے اہتمام کے ساتھ منایا جو بہت ہی
کامیاب رہا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک!

خاکسار کے علاوہ مکرم میجر منظور احمد صاحب (ریٹائرڈ) امیر جماعت احمدیہ ساہیوال
پروفیسر محمد طفیل صاحب، مکرم محمد عمر صاحب، مکرم ملک محمد مستقیم صاحب اور مکرم
چوہدری ناصر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے اپنے اپنے مضامین بڑی تیاری کے بعد پڑھے۔ دوست
ذوق و شوق کے ساتھ اجلاسوں میں شریک ہوتے رہے۔ جو دوست سستی سے کام
لیتے تھے ان کو بیدار کیا گیا۔ قرآن مجید باقاعدہ پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی تحریک کرتے
رہے۔ جس کا عمدہ اثر ہوا۔ الحمد للہ!

ہفتہ کے آخر پر مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ نے خاکسار کو بتایا کہ:۔
"میں نے صبح کے وقت خواب دیکھا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ
عنہ دو تین دوستوں کے ہمراہ مسجد میں تشریف لائے ہیں۔ سفید لباس
ہے اور بہت خوش و خرم ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس ہفتہ قرآن مجید کے
منانے کا مجھے بہت ہی خوشی ہوئی ہے۔ اور آنکھ کھل گئی اور میرا دل خوشی
سے لبریز تھا۔"

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کی برکات سے بہرہ مند فرمائے اور اپنی کامل
رضا کی راہوں پر چلائے۔ اللّٰھم آمین!

(خاکسار: عبدالمنان شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ساہیوال۔)

درخواستِ دعا

امسال خاکسار ایف ایس سی کا امتحان دے رہا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے احباب
جماعت سے درخواست دعا ہے۔

(ملک محمد قاسم۔ "آشیانہ" دارالرحمت وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا سفر یورپ (بقیہ صفحہ ۲)

پونے دو بجے کا عمل تھا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ گن کے ایئرپورٹ پر تشریف لائے جہاں سے تھوڑی دیر بعد آپ یورپ کے سفر پر روانہ ہونے والے تھے۔ اس موقع پر مقامی دوست، کراچی میں مقیم خاندان کے بعض افراد، مرکز سلسلہ سے ناظر صاحبان کا نمائندہ وفد، بعض جماعتوں کے امراء، عہدیداران، مبلغین اور مربیان حضرت امام عالی مقام ایدہ اللہ کو دلی دعاؤں اور نیک تمناؤں کے ساتھ خدا حافظ کہنے کے لئے موجود تھے۔

یہاں جہاز کے انتظار میں حضور نے وی آئی پی لاؤنج میں کچھ دیر تک قیام فرمایا۔ اس اثناء میں حضور احباب سے مختلف موضوعات پر گفتگو فرماتے رہے۔ روانگی سے قبل حضور کی اقتداء میں سفر کی کامیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعا ہوئی۔ اتنے میں جہاز میں بیٹھنے کا اعلان ہوا تو پاکستان کے لاکھوں مخلصین احمدیت سے وقتی جدائی کے احساس سے ایک طرف حضور کا دل بوجھل اور طبیعت اداس تھی تو دوسری طرف حضور کی زبان سے ادا ہونے والا ہر لفظ خدا کے نام کو سربلند کرنے کی بے پناہ تڑپ اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کو قریب سے قریب تر لانے کیلئے حضور کے بلند ارادوں کا غماز تھا۔

فرانکفورٹ میں ورود مسعود

اس بابرکت سفر کی پہلی منزل فرانکفورٹ (مغربی جرمنی) تھی۔ چنانچہ حضرت صاحب، سیدہ بیگم صاحبہ اور دیگر اراکین قافلہ ڈچ ایئرلائنز (KLM) کی فلائٹ KL 832 پر سوار ہوئے۔ ہوائی جہاز اپنے مقررہ وقت پر تین بجے کراچی سے اڑا اور پونے آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ۱۰/۴۵ (پاکستان کے وقت کے مطابق پونے گیارہ بجے) فرانکفورٹ کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر اترا۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ حضور نے جوں ہی جہاز سے باہر قدم رکھا برادرم مکرم منصور احمد خان صاحب امام مسجد فرانکفورٹ، لئیق احمد منیر صاحب امام مسجد ہیمبرگ، ہمارے جرمن بھائی مکرم ہدایت اللہ ہیوبش، برادرم مکرم محمد شریف خالد صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ نے آگے بڑھ کر حضور کا خیر مقدم کیا۔ اگرچہ حضور ایدہ اللہ کئی دن سے اس سفر کی تیاری میں مصروف رہے۔ کراچی میں طبیعت بھی قدرے ناساز رہی اور پھر کم و بیش آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد جہاز سے اترے تھے لیکن اس کے باوجود آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت ہشاش بشاش اور پُرعزم تھے۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور اراکین قافلہ کے ساتھ آپ سیڑھیاں اُتر کر نیچے تشریف لائے فوراً ایک سپیشل وین VIP لاؤنج کی سیڑھیوں تک لے گئی۔ پاسپورٹ اور کسٹم کی چیکنگ مکمل ہونے تک حضور لاؤنج میں تشریف فرما رہے۔ چیکنگ اور سامان کی ترسیل کی کارروائی عام معمول سے ہٹ کر نہایت سرعت کے ساتھ عمل میں آئی۔ VIP لاؤنج سے نیچے اُتر کر اسی وین میں اُس جگہ لیجایا گیا جہاں ایک ٹرک پر ہمارا سامان ترسیل کے لئے موجود تھا اور سامنے دوستوں کی کاریں کھڑی تھیں۔ جلد ہی ہمارا سامان موٹروں میں رکھوا دیا گیا۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تشریف آوری کے موقع پر یہاں کی مرکزی حکومت کی وزارت خارجہ اور وزارت خزانہ کی زیر ہدایت ایئرپورٹ حکام نے امام منصور احمد خان صاحب سے حضور کے استقبال کے سلسلہ میں بڑا تعاون کیا اور خصوصی سہولتیں بہم پہنچائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ خیراً۔

ایئرپورٹ پر حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کار میں سوار ہوئے جسے شریف خالد صاحب ڈرائیو کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ تین اور کاروں میں حضور کے خدام اور سامان تھا حضور کی کار جب احمدیہ مسلم مشن میں مسجد نور کے عین سامنے آ کر رکی تو ایک سو سے زائد مخلص نوجوانوں نے (چند انصار بھی تھے) اپنے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کو اسلامی روایات کے مطابق نہایت مخلصانہ انداز میں بڑی گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔ چھوٹے بچوں نے حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی خدمت میں پھولوں کے نہایت خوبصورت دستے پیش کئے۔

پہلے یہاں کی جماعت کے عہدیداران اور پھر تین قطاروں میں کھڑے ہوئے دوستوں کو حضور نے باری باری شرف مصافحہ بخشا اور حالات دریافت فرمائے۔ حضور کا قیام مشن ہاؤس میں ہے۔ یہاں گزشتہ کئی روز سے مسلسل بارشیں ہو رہی تھیں لیکن خدا تعالیٰ کا فضل ہے آج گو ٹھنڈی ہوا تیز چل رہی تھی لیکن مطلع صاف اور فضا خوشگوار تھی۔ یہاں کے دوستوں کے لئے تو یہ سردی ہی نہیں لیکن ہمارے لئے یہاں کا موسم ویسے ہی ہے جیسے ہمارے ہاں دسمبر ہوا کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ فضل فرمائے۔ حضور ایدہ اللہ اور آپکے خدام کو صحت سے رکھے اور یہ سفر ہر لحاظ سے موجب خیر و برکت ثابت ہو۔ آمین

پتہ جات درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصیان کے پتہ جات درکار ہیں۔ اگر کسی کو ان کا موجودہ ایڈریس معلوم ہو یا موصی بہ اعلان خود پڑھیں تو اپنے مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

(۱) چوہدری عبد اللہ صاحب ولد فتح الدین صاحب وصیت نمبر ۱۵۷۶۹

(۲) سید شاہد حسن صاحب ولد سید احمد حسین صاحب وصیت نمبر ۱۶۰۸۸

(۳) چوہدری عمر الدین صاحب ولد اللہ جوایا صاحب وصیت نمبر ۱۵۷۶۵

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم ذکاء اللہ صاحب بٹ کی والدہ محترمہ بتاریخ ۱۴ رمئی ۱۹۷۸ء بروز اتوار بوقت دو بجے بعد دوپہر مختصر سی بیماری کے بعد وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے اسی رات مرحومہ کا جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ مرحومہ کا جنازہ راولپنڈی میں مکرمی ملک محمد شریف صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ راولپنڈی صدر کی اقتداء میں احباب جماعت نے پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

مرحومہ محلے کے بچوں کو قرآن مجید پڑھایا کرتی تھیں اس لئے استانی جی کے نام سے مشہور تھیں۔ خاکسار کی اہلیہ اور بچہ بھی بیمار ہیں صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ریاض احمد چوہدری صدر حلقہ مغل آباد راولپنڈی۔ پاکستان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اس عاجز پر ۴ رفروری کو فالج کا حملہ ہوا تھا۔ گو پہلے سے افاقہ ہے مگر صحت یابی کی رفتار بہت سست ہے۔ احباب جماعت سے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحق ناصر ناصر ٹیلرز۔ جناح چوک ساہیوال)

۲۔ عزیزم سلطان احمد ولد محمد احمد صاحب کا بابرہ کلینک ہسپتال لاہور میں پیٹ کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔
(صوفی محمد شریف معلم وقف جدید قلعہ کالروالہ براستہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ)

۳۔ برادرم مکرم سید رشید طارق صاحب قائد ضلع کراچی جو بوجہ غیر معمولی ہائی بلڈ پریشر ہسپتال میں داخل تھے اب گھر آگئے ہیں۔ قارئین الفضل سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرماویں۔
(منظور احمد شاد قائم مقام قائد ضلع کراچی)

۴۔ بندہ ان دنوں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ کریم مشکلکشائی فرمائے۔ آمین (خاکسار فضل الرحمٰن)

۵۔ میرا بیٹا کرم الٰہی ایک سال سے ایک بیرونی ملک میں بیکار رہا ہے۔ بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے ذریعہ معاش بخشے۔ آمین ثم آمین۔
(عائشہ بی بی بیوہ میاں فضل الٰہی مرحوم حاجی پورہ لالہ موسیٰ)

۶۔ میرے والد محترم شمس الدین صاحب صراف عرصہ ڈیڑھ ماہ سے سخت بیمار ہیں۔ ان پر فالج کا بائیں طرف حملہ ہوا ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں نیز مجھے ۵ ماہ قبل اپنڈکس کے اپریشن کئے ہوئے ابھی تک کامل صحت نہیں ہو سکی اور زخم سیپٹک (Septic) ہو جانے کی وجہ سے طبیعت پریشان ہے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی کامل صحت عطا کرے۔

کریم الدین خان
ناظم مال مجلس خدام الاحمدیہ ــــ شہر سیالکوٹ

۷۔ میرے بھائی لیفٹیننٹ کرنل افتخار احمد صاحب میر کے بیٹے محمود احمد کا ۲۴ مئی کو کراچی میں دل کا اپریشن ہو رہا ہے۔ احباب کرام دعا کریں کہ اپریشن کامیاب ہو اور عزیز کو لمبی صحت والی زندگی ملے۔ (آمین)

(مبارکہ میر بنت کیپٹن احمد دین صاحب مرحوم
محلہ دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھانا میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام پیشوایانِ مذاہبِ عالم کی سیرۃ و سوانح پر کامیاب جلسہ

اسلام، عیسائیت، ہندومت اور بدھ مت کے نمائندگان کی تقاریر۔ پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن پر جلسہ کا ذکر

مکرم مولوی عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج گھانا بذریعہ کیبل گرام اطلاع دیتے ہیں کہ مذاہب عالم کے پیشواؤں کی سیرۃ و سوانح پر ایک عظیم جلسہ کماسی شہر کے سٹی ہال میں منعقد ہوا جس میں ہندو مذہب، عیسائیت، بدھ مت اور اسلام کے نمائندگان نے شرکت کی۔ ہندو مذہب کی نمائندگی ہندوستان کے ہائی کمشنر صاحب مقیم گھانا نے کی۔ عیسائیت کی نمائندگی بشپ ARPONG صاحب نے کی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر مقالہ پڑھا۔ خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ پر مدلل لیکچر دیا جس کو سامعین نے بغور سنا اور سراہا۔ پریس، ریڈیو اور ٹیلیویژن پر وسیع پیمانہ پر جلسہ کی اشاعت ہوئی عوام نے جماعت احمدیہ کی مذہبی رواداری کو سراہا اور اس جلسہ کے انعقاد پر عملی اقدام کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا اور آئندہ بھی اسی قسم کے جلسوں کے انعقاد کی خواہش کا اظہار کیا۔

صدر مجلس کارپرداز کا تقرر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے کو مزید ایک سال ۷۹-۱۹۷۸ء کے لئے صدر مجلس کارپرداز کے عہدہ پر فائز فرمایا ہے۔

(صدر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

درخواستِ دعا

سیرالیون سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد بیمار ہیں احباب کرام کی خدمت میں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

اہالیانِ ربوہ توجّہ فرماویں

ربوہ کے مرحومین کی تدفین کیلئے تابوت ضروری نہیں

موصی مرحومین کو بہشتی مقبرہ میں تدفین کے لئے بیرون جات سے ربوہ پہنچانے کے لئے تابوت کا استعمال ضروری ہے لیکن ایسے مرحومین کی تدفین کے لئے جو ربوہ میں ہی وفات پائیں تابوت کی کچھ ضرورت نہیں بلکہ یہ امر اسراف اور تکلّف کی ذیل میں آتا ہے۔

اگر کسی مرحوم موصی کے متعلق ورثاء کا یہ ارادہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آسانیاں پیدا ہونے پر وہ اپنے مرحوم موصی کو بہشتی مقبرہ قادیان میں لے جائیں گے تو اس مقصد کے لئے عام لکڑی کا تابوت کافی نہیں۔ اس مقصد کے لئے تو انہیں جستی چادروں وغیرہ سے محفوظ کئے ہوئے تابوت کی ضرورت ہوتی ہے تا وہ تابوت دیر تک سلامت رہ سکے۔ عام لکڑی کا تابوت تو جلد ہی کھایا جاتا ہے اس لئے ربوہ کے مرحومین کے لئے تابوت کا لازمی استعمال اسراف اور تکلّف کے رنگ میں نظر آتا ہے اور اسلام نے ہر دو سے منع فرمایا ہے۔ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا گیا ہے کہ آپ دُنیا میں اعلان فرماویں کہ

مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ (پارہ ۲۳۔ سورہ ص۔ آیت ۸۷)

یعنی میں تکلّف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ جہاں حقیقی ضرورت نہ ہو خواہ مخواہ اپنے اوپر اخراجاتِ زائدہ کا بوجھ لینا امر تکلّف اور اسراف ہے۔

ہمارے آقا سیّد الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین تابوت میں نہیں ہوئی بلکہ آنحضور کے لئے لحد بنائی گئی تھی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جسدِ اطہر لاہور سے قادیان تو تابوت میں لایا گیا تھا مگر تدفین کے وقت تابوت سے نکال کر جسدِ اطہر کی تدفین لحد میں ہوئی تھی۔ پس باہر سے آنے والے مرحومین کے لئے تو تابوت ضروری ہے مگر ربوہ کے مرحومین کے لئے تابوت کا استعمال بظاہر تکلّف اور اسراف نظر آتا ہے۔

پس ساکنین ربوہ سے گزارش ہے کہ مندرجہ بالا امر پر غور فرماویں اور کوشش کریں نیز دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں کو ہر قسم کے اسراف اور تکلّف کے عناصر سے پاک کر دے اور ہم میں سے ہر ایک زبانِ قال سے بھی اور زبانِ حال سے بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح یہی اعلان کرتا نظر آئے کہ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ۔

(صدر مجلس کارپرداز ربوہ)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں!

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

چندہ وقفِ جدید کی ترسیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"وقفِ جدید کے کام چلانے کے لئے روپیہ کی بھی ضرورت ہے۔ جماعتیں اس کے بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔"

سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وقفِ جدید سے التماس ہے کہ براہ مہربانی چندہ وقفِ جدید کی وصولی کی رفتار تیز فرماویں اور جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں ارسال فرماویں۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

دُعائے مغفرت

میرے بہنوئی چوہدری فضل احمد صاحب ریٹائرڈ سب انسپکٹر ٹیلی گراف ۱۶ مئی کی شام کو لُو لگنے کی وجہ سے بعارضہ فالج سخت بیمار ہو گئے فضل عمر ہسپتال میں علاج کے لئے داخل کرائے گئے۔ ۱۸ مئی کو ڈیڑھ بجے دوپہر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کا وطن موضع چھچھر تحصیل کہوٹہ ضلع راولپنڈی تھا۔ جوانی میں ہی احمدیت قبول کی اور تمام عمر مردانہ وار مخالفت کا مقابلہ کرتے رہے۔ نہایت منکسر المزاج دھیمی آواز میں بات کیا کرتے تھے اور تبلیغِ سلسلہ کا تو جنون تھا۔ ربوہ میں ٹیلیفون ایکسچینج بھی انہی کی مساعی کا نتیجہ ہے۔

مرحوم کا ایک جواں سال بیٹا ۲۲ فروری ۱۹۵۳ء کو ربوہ کے اڈہ پر بس کے نیچے آکر فوت ہو گیا اُس وقت جو صبر و سکون کا مظاہرہ کیا وہ زبان زدِ خلائق ہے۔

علاوہ بیوہ کے ایک لڑکا منور احمد سپروائزر سنٹرل ایکسائز راولپنڈی صدر اور ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے جو مکرم ملک جمیل الرحمن صاحب رفیق بی۔ ایس سی شاہد امیر و مبلغ انچارج تنزانیہ کی اہلیہ ہیں۔

اپنے خاندان میں اکیلے ہی احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

(خاکسار عبدالرحمن شاکر پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

کنّو و دیگر پھلدار پودا جات
خریدنے کے لئے
سرحد نرسری
متصل کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز
سرگودھا روڈ فیصل آباد تشریف لاویں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲